Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۱۱ شوال ۱۳۹۹ھ ۴ تبوک ۱۳۵۸ ہش ۴ ستمبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۰۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۴ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ بلڈ پریشر زیادہ ہے، کمزوری ہے اور متلی کی تکلیف ہے

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

چندہ وقف جدید کی سو فیصدی ادائیگی کرنیوالوں کو مبارکباد!

دفتر وقفِ جدید کی طرف سے ۲۹ رمضان المبارک کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جب سو فیصدی وعدہ ادا کرنے والے مجاہدینِ وقفِ جدید کی فہرست دعا کی درخواست کے ساتھ پیش کی گئی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے یہ دعائیہ جملہ تحریر فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ احسن جزاء دے"

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ۔

ناظم مال
وقفِ جدید ربوہ

احمدی ڈاکٹر وہ ہے جو خدا سے مخلوقِ خدا کی خدمت کا عہد کرتا ہے

طبی ماہرین کو جدید طبی تحقیقات سے آگاہ رہنا چاہیئے

ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے ایک اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطاب

ربوہ ۲۹ اگست ۱۹۷۹ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے ممبران کو ملاقات کا شرف بخشا اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ اپنے ارشادات سے نوازا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ممبران کی توجہ ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد کی طرف مبذول کروائی اور بڑے دل نشین پیرائے میں یہ ذہن نشین کروایا کہ ڈاکٹروں کی اس ایسوسی ایشن کا مقصد یہ ہے کہ اجتماعی اور منظم طریق پر مخلوقِ خدا کی طبی خدمت کی جائے۔

اور دنیا میں جہاں جہاں لوگوں کو علاج کی سہولتیں میسر نہیں وہاں پر احمدی ڈاکٹر پوری محنت، تندہی اور اخلاص کے ساتھ خدمت کے لئے تیار ہو اور دعا کے ذریعے دوا کے ذریعے اور اس یقین کے ساتھ کہ شفا انسانی کوشش سے نہیں بلکہ خدا کے فضل سے حاصل ہوتی ہے بیمار انسانیت کی خدمت پر کمربستہ رہے اور اس خدمت کے عوض کسی معاوضے کا خواستگار بھی نہ ہو۔

موجودہ وقت کی دو اہم ضروریات کا ذکر فرماتے ہوئے حضور نے مجلس نصرت جہاں کے پروگرام کا تفصیل سے ذکر فرمایا کہ کس طرح سے اس کام کی ابتداء ہوئی اور پھر کس طرح مختلف اوقات میں ۳۶ کے لگ بھگ احمدی ڈاکٹروں نے اس کام کو کامیاب کرنے کے لئے کوششیں کیں اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں کی بارشوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ مخلوق کی خدمت بھی کی، جماعت کا وقار بھی قائم کیا اور خود اپنے لئے بھی دنیاوی اور دینی نعماء کو حاصل کیا۔ مجلس نصرت جہاں کے زیرِ انتظام طبی خدمات سرانجام دینے کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے

اس ضمن میں حضور نے اس کام میں مدد کرنے اور اسے کامیاب بنانے میں ایسوسی ایشن کے ممبران کو حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا دوسری اہم ضرورت ہمارے ملک کی ہے جہاں ۸۰ فیصد عوام کو صحیح طبی امداد میسر نہیں ہے۔ یہاں پر بھی ایک احمدی ڈاکٹر اپنی محنت، اپنے خلوص، اپنی دعاؤں اور اپنے نیک نمونے کے ذریعے سے بے لوث خدمت سرانجام دے سکتا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے ایک واقعہ بیان فرماتے ہوئے یہ واضح کیا کہ قومی خدمت کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے ذہین اور قابل بچوں اور نوجوانوں کی دیکھ بھال کریں اور ان کے ذہنوں کو پورے طور پر نشوونما پانے، علم حاصل کرنے اور ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا انتظام کریں وہاں ان نوجوانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ جب اس علاقے کو جہاں سے انہوں نے سب کچھ حاصل کیا ان کی خدمت کی ضرورت پڑے تو وہ ہر قسم کے دنیاوی عیش و آرام، عزت و دولت کو چھوڑ کر اپنے پسماندہ علاقے کے لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے واپس آجائیں۔

یہی وہ طریق ہے جس پر عمل کر کے ہم صحیح قومی خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔

احمدی ڈاکٹر وہ ہے جس نے خدا سے یہ عہد کیا ہے کہ وہ مخلوقِ خدا کی خدمت کرے گا اور اس کام کو مخلصانہ اور بے لوث انداز میں سرانجام دے گا اسلئے ضروری ہے کہ اس عہد کو جو خدا سے باندھا گیا ہے پورا کیا جائے۔

پھر حضور نے قرآن کریم کی دعا رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ دعا ہمیں یہ بتاتی ہے کہ ہمارا علم قلیل ہے اور ہمیں ہر وقت اس کے بڑھنے کے لئے دعا اور کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ موجودہ زمانے کی مختلف میڈیکل ریسرچز کا ذکر فرماتے ہوئے حضور نے ممبران کو یہ ترغیب دلائی کہ وہ ان سے باخبر رہیں اور اپنی خصوصی ٹریننگ اور تعلیم کو کام میں لاتے ہوئے ان نئی ریسرچز کے اوپر اپنے تجربات بھی کرتے رہیں تاکہ صحیح صورت حال سامنے آجائے۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۱ شوال ۱۳۹۹ھ
۴ تبوک ۱۳۵۸ ہش
۴ ستمبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنی انوار کو دنیا میں پھیلانے کی دوسری بنیادی شرط

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے ۲۷ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنے پیغام (مطبوعہ الفضل ۲۶ اگست ۱۹۷۹ء) میں یہ امر واضح فرمانے کے بعد کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ایک اہم مقصد قرآن کے نور کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے اس کے دو بنیادی تقاضوں پر روشنی ڈالی ہے اول یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت کرو دوسرے یہ کہ آپؐ کے دین کی سربلندی کے لئے اپنی زندگی وقف کردو۔ ان میں سے پہلے تقاضے کی اہمیت کو ہم ۲ ستمبر ۱۹۷۹ء کے اداریہ میں واضح کرچکے ہیں اور بتا چکے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت کئے بغیر ہم قرآن کے نور کو ساری دنیا میں پھیلانے میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتے۔ آج ہم قرآن کے نور کو ساری دنیا میں پھیلانے کے دوسرے اہم تقاضے کی اہمیت کو خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک الفاظ میں واضح کرتے ہیں۔

یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ جہاں قرآن کے نور کو دنیا میں پھیلانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں میں قرآنی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کرنا ازبس ضروری ہے وہاں یہ امر بھی ناگزیر ہے کہ ہم دنیا میں اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں، ہماری زندگیوں کا ایک ہی مقصد ہو اور وہ یہ کہ اسلام دنیا میں پھیلے اور غالب آئے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر احمدی کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کرے اور ہمیشہ وقف رکھے۔ چنانچہ آپؑ نے اگست ۱۹۰۰ء میں اسلام کی سربلندی کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے اپنے اصحاب کو مخاطب کرکے بڑے ہی درد سے فرمایا:۔

"انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کردی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کردیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کرکے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں!"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۸، صفحہ ۹۹)

بالعموم لوگ اسلام کے لئے زندگی وقف کرنے سے اس لئے گھبراتے ہیں کہ اس طرح ان کی توجہ دنیا کمانے کی طرف کم ہو جائے گی۔ اس پر مزید یہ کہ کمائے ہوئے مال کو اسلام کی سربلندی کے کاموں میں خرچ کرنا پڑے گا اور وہ خسارہ میں رہیں گے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے دنیا دار لوگوں کے اس وسوسہ کو دور کرنے کے لئے اور وقفِ زندگی میں مضمر راحتوں اور روحانی لذتوں سے آگاہ کرنے کے لئے اس ضمن میں مزید فرمایا:۔

"یاد رکھو کہ (اسلام کی خدمت کے لئے خدا کی راہ میں زندگی وقف کرنا) خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی۔ جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگارِ نجات ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرّب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو وہ اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ کیا للّٰہی وقف کا نسخہ ۱۳۰۰ برس سے مجرّب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابۂ کرامؓ اسی وقف کی وجہ سے حیاتِ طیّبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذّت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے ناواقف محض ہیں ورنہ اگر ایک شمّہ بھی اس لذّت اور سرور سے ان کو مل جاوے تو بے انتہا تمنّاؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۹)

سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے والے اس کے مامور ہوتے ہیں جنہیں وہ دینِ حق کے غلبہ کی غرض سے مبعوث فرماتا ہے۔ چونکہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کے نور کو ساری دنیا میں پھیلانے کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا اس لئے آپؑ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اسی غرض کے لئے خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف تھا اور یہی آپؑ اپنی جماعت کے لئے چاہتے تھے کہ جماعت کا ہر فرد دین کو صحیح معنوں میں دنیا پر مقدّم کرتے ہوئے اپنی زندگی کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کردے اور ہمیشہ وقف رکھے تاکہ اسے قرآن کے نور کو ساری دنیا میں پھیلانے کی آسمانی مہم میں حصّہ لینے کی سعادت میسّر آسکے۔ چنانچہ آپؑ نے اس عظیم غرض کے پیشِ نظر زندگی وقف کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذّت سے حظّ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذّت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

پس میں خود چونکہ تجربہ کار ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رُک نہیں سکتا....

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں، پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں!"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۱)

حضور علیہ السلام کی ان واضح اور نہایت پُر درد و پُر سوز ہدایات نیز خود حضورؑ کے اپنے نمونہ اور حضورؑ کے ابتدائی اصحاب کے تعامل کی روشنی میں دینِ اسلام کی سربلندی اور انوارِ قرآنی کی عالمگیر اشاعت کے لئے اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف رکھنا احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارا وہ طرّۂ امتیاز ہے جسے ہم بفضل اللہ تعالیٰ نسلاً بعد نسلٍ برقرار رکھتے چلے آرہے ہیں۔ اور اپنے اس امتیاز کو برقرار رکھنے ہی کی سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خصوصی پیغام میں احبابِ انڈونیشیا کو نصیحت فرمائی ہے جیسا کہ حضور ایدہ اللہ نے اپنے اس پیغام میں فرمایا ہے:۔

"حضرت امام مہدی علیہ السلام کے تشریف لانے کا اہم مقصد قرآن کے نور کو تمام دنیا میں پھیلانا اور قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرانا ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت کرو اور اپنی زندگی کو آپؐ کے دین کی سربلندی کے لئے وقف کردو۔" (الفضل ۲۶ اگست ۱۹۷۹ء)

—— اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مالی قربانیاں

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا
(مسیح موعودؑ)

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل ربوہ

صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگیوں کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں نظر آتا ہے کہ خدا کے دین کو بلند کرنے کے لئے۔ اس کے قرب رضا اور محبت کو حاصل کرنے کے لئے وہ اپنی جان مال ہر آن راہِ خدا میں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اور جب خدا اور اس کا رسول اس کا مطالبہ فرماتے۔ وہ یہ نذرانہ ان کی راہ میں پیش کر دیتے۔ اور قربانی کا یہ جذبہ خدا کے فرستادہ کی تربیت کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ ان کے دلوں سے دنیا کی محبت ختم کر کے خدا کی ایسی محبت پیدا کر دیتے ہیں کہ خدا اور اس کا رسول انہیں تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو جاتا ہے۔

صدیق اکبر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مکہ کے نامور تاجر تھے۔ ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے کی بات ہے۔ جب تیرہ درہم میں ایک اونٹ ملتا تھا۔ اس میں سے ۳۵ ہزار درہم تو مکہ کی تیرہ سالہ زندگی میں ابوبکرؓ راہ حق میں قربان کر چکے تھے۔ سات تو انہوں نے غلام آزاد کئے۔ جو غلام مسلمان ہو جاتا اور کفار کا تختہ مشق بنتا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھتے اور اسے خرید کر آزاد کر دیتے تاریخ نے یہ سنہرے نام محفوظ کئے ہیں۔ اس وقت یہ ۳۵ ہزار درہم تین ہزار نو سو اٹھاؤ اونٹوں کی قیمت تھی۔

سِرًّا وعلانیۃ خرچ کرو

اور صدیق اکبر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صدقہ میں اخفاء کو بہتر سمجھتے تھے۔ مالی قربانی میں کبھی اخفاء بہتر ہوتا ہے کہ اس میں ریاء سے اجتناب ہے اور کبھی اظہار بہتر بشرطیکہ مقصود ریاء نہ ہو۔ دوسرے کو ترغیب دلانا ہو فرمایا۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاۗءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

(البقرہ آیت ۲۷۲)

اگر تم صدقات کو علانیہ دو تو بہت اچھا طریق ہے اور اگر تم وہ صدقات مخفی طور پر دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کی انفاق فی سبیل اللہ میں مسابقت

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک موقعہ پر رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صدقہ کی تلقین کی۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے ارادہ کیا کہ آج میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے آگے بڑھ جاؤں گا۔ وہ گھر گئے تو آدھا مال کپڑے میں باندھ کر اٹھا لائے اور حبیب کبریا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت ابوبکرؓ آئے تو گھر میں جتنا سرمایہ تھا لا کر حبیب کبریاؐ کے قدموں میں رکھ دیا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا

مَا تَرَكْتَ لِاَهْلِكَ

گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو۔

عرض کیا خدا اور اس کے رسول کا نام چھوڑ آیا ہوں۔

(زید بن اسلم کی روایت میں خدا اور اس کے رسول کے الفاظ ہیں) حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں نے کہا۔

لَا اَسْبِقُهُ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا

میں ابوبکرؓ سے کبھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔

(اسد الغابہ جلد سوئم صفحہ ۲۱۸ مطبوعہ مصر)

اور ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ نے یہ کوئی ایک دفعہ تو نہیں کیا تھا جب دل مکہ کو اپنے محبوب کے ساتھ چھوڑا تھا۔ پانچ ہزار درہم نقد جو باقی بچے تھے وہ ساتھ لے گئے تھے۔ نابینا والد ابو قحافہ گھر میں آ کر پوچھتے تھے کہ ابوبکر کچھ تمہارے لئے بھی چھوڑ گئے ہیں یا نہیں۔ اور مخلص اولاد ابوبکرؓ تھیلی میں ٹھیکرے بھر کر ابو قحافہ کے ہاتھ لگوا کر کہتی ہاں گھر میں بہت کچھ ہے۔

حضرت عثمانؓ کا انفاق فی سبیل اللہ

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان صحابہؓ میں سے تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے دولت کی فراوانی بخشی تھی۔ ان کی مالی قربانی کا یہ حال تھا کہ جنگ تبوک جسے جیش العسرۃ بھی کہا گیا ہے۔ یہ ۹ سنہ ہجری میں وقوع پذیر ہوا یہ دن مسلمانوں کے لئے کئی لحاظ سے سختی کے دن تھے لشکر کی تیاری کے لئے۔ اس موقعہ پر حضرت عثمانؓ نے چھ سو اونٹ اور سو دینار دیئے۔ جس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ عثمانؓ کے اس فعل پر راضی ہو گیا۔ طبرانی کی روایت کے مطابق یہ ایک تجارتی قافلہ کے اونٹ تھے۔ جو شام جاتے کے لئے تیار تھے۔ یہ اور دو سو اوقیہ سونا حضورؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

(ترمذی ابواب المناقب عثمان بن عفان)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تحریک پر مسجد نبوی کے ساتھ ملحقہ قطعہ زمین خرید کر حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا۔

وادی عقیق میں مسجد قبلتین کے شمال میں بئر رومہ جس کا پانی میٹھا تھا خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کیا۔

یہ تو حضرت عثمانؓ ہی تھے جن کے بارہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اگر میری چار بیٹیاں ہوتیں اور وہ ایک ایک کر کے فوت ہو جاتیں تو میں چاروں باری باری عثمانؓ سے بیاہ دیتا۔ ان کی شہادت سے ملحقہ رات کشف میں انہوں نے دیکھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ عثمان صبر کرنا کل تم ہمارے ساتھ افطار کرو گے

(اسد الغابہ جزء ثالث صفحہ ۳۸۶)

ہاں ہاں یہ وہی شجاع عثمانؓ تھے۔ جنہوں نے سر پر لوہے کی لاٹھ کھائی اور برچھے کا وار برداشت کیا۔ جو جبڑے تک چیر گیا۔ لیکن حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق خلافت سے دستبردار نہ ہوئے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمانؓ خدا تجھے ایک قمیص پہنائے گا۔ منافق اس کو اتارنے کے لئے کہیں گے۔ اسے اتارنا نہ۔ آپ نے سر دے دیا مگر خلافت سے دستبردار ہونا قبول نہ کیا

حضرت علیؓ کا انفاق فی سبیل اللہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ پانچ درہم یعنی سوا روپے کا تہمند زیب کمر ہوتا۔ پیٹ پر پتھر باندھ کر گزارا کیا۔ چار چار ہزار دینار (واضح رہے کہ درہم چاندی کا سکہ تھا جو چار آنے کے برابر تھا۔ جبکہ دینار سونے کا سکہ تھا جو دس درہم کے برابر تھا) تک آپ نے صدقہ دیا اور حجاج اصفہانی اور اسود شریک سے روایت کرتے ہیں کہ چالیس ہزار دینار صدقہ دیا۔ اور یہ زکوٰۃ نہ تھی کہ آپ صاحب نصاب کبھی نہ تھے۔

ابن اثیرؒ اپنی شہرہ آفاق اسد الغابہ میں بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

يَا عَلِيُّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ زَيَّنَكَ بِزِيْنَةٍ لَمْ يَتَزَيَّنِ الْعِبَادُ بِزِيْنَةٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا اَلزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا

(اسد الغابہ الجزء الرابع)

اے علیؓ! اللہ عزّ وجل نے تجھے ایسی زینت سے مزین کیا ہے جس سے زیادہ اسے کوئی زینت محبوب نہیں۔ اور وہ ہے دنیا سے بے رغبتی۔

یہ اس کی مالی قربانی کا حال ہے جس کی زوجہ جگر گوشۂ رسول سیدہ فاطمہ اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں۔ پانی کا مشکیزہ کندھے پر رکھ کر لاتیں۔ گھر میں جھاڑو خود دیتیں۔

آپ کے انفاق فی سبیل اللہ کی ایک اور مثال سن لیجئے۔ ایک بار حضرت حسنؓ اور حسینؓ بیمار ہو گئے۔ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ نے نذر مانی کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفا عطا فرمائے تو ہم تین روزے رکھیں گے۔

اللہ تعالےٰ نے ان کو شفا عطا فرمائی تو آپ نے پہلا روزہ رکھا۔ شام کی افطاری کے لئے گھر میں کوئی چیز نہ تھی۔ شمعون یہودی سے تین صاع خوردنی جنس قرض لی۔ ایک صاع پیس کر کھانا تیار کیا۔ حضرت علیؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرکے گھر تشریف لائے۔ کھانا چنا گیا تو ایک مسکین آیا اس نے صدا دی۔

أَنَا مِسْكِيْنٌ مِنْ
مَسَاكِيْنِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَا وَاللّٰهِ جَائِعٌ
أَطْعِمُوْنِيْ

میں امتِ محمدؐ کے مساکین میں سے ایک مسکین ہوں اور خدا کی قسم بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلاؤ۔

آپ نے کھانا اٹھا کر اس کو دے دیا۔ دوسرے دن بھی روزہ رکھا۔ دوسرا صاع پیس کر شام کو کھانا تیار کیا۔ حضرت علیؓ افطاری کے لئے بیٹھے تو کسی نے پکارا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ
بَيْتِ مُحَمَّدٍ يَتِيْمٌ
مِنْ أَوْلَادِ الْمُهَاجِرِيْنَ
أَطْعِمُوْنِيْ

میں مہاجرین کی اولاد میں سے ایک یتیم ہوں کھانا کھلائیے۔ صدا سنی تو کھانا اٹھا کر اس یتیم کو دے دیا۔

تیسرے روز پھر اسی طرح کھانا تیار ہوا۔ تو ایک اسیر نے آواز دی۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ
بَيْتِ مُحَمَّدٍ تَأْسِرُوْنَنَا
وَتَشُدُّوْنَنَا وَلَا تُطْعِمُوْنَنَا
أَطْعِمُوْنَا

محمدؐ کے اہل بیت السلام علیکم ہمیں قیدی بناتے ہو پھر رسیوں سے باندھتے ہو اور کھانا نہیں دیتے ہمیں کھانا کھلاؤ۔

کھانا اٹھا کر اس قیدی کو دے دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ
عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ
يَتِيْمًا وَّ أَسِيْرًا۔

(قرطبی الجزء ۱۹ ص ۱۲۷، ۱۲۸)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا انفاق فی سبیل اللہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بہت بڑے مالدار صحابی تھے۔ خدا کی راہ میں بہت خرچ کرنے والے تھے۔ ایک بار ایک دن میں تیس غلام انہوں نے آزاد کئے ان کے بھانجے مسعود بن مخرمہ روایت کرتے ہیں کہ وفات کے وقت انہوں نے وصیت کی کہ میرے مال میں سے پچاس ہزار دینار اور ایک ہزار گھوڑے خدا کی راہ میں دے دیئے جائیں۔ امام زہری کہتے ہیں کہ انہوں نے ہر بدری کو چار چار ہزار دینار دینے کی بھی وصیت کی۔ اس وقت سو بدری صحابی زندہ موجود تھے۔ اس طرح یہ رقم چار لاکھ بنتی ہے۔

(اسد الغابہ جز ثالث ص ۳۱۷)

شاید آپ کے ذہن میں یہ خلجان ہو کہ بوقت وفات یہ وصیت تھی۔ اس وقت تو موت سامنے نظر آتی ہے۔ تو ان کی زندگی کے دو تین واقعات سن لیجئے

ایک بار انہوں نے نصف مال جو چار ہزار بنتا تھا راہِ خدا میں دے دیا۔ خدا نے ان کی تجارت میں بڑی برکت رکھی تھی پھر دوسرے موقعہ پر انہوں نے ۴۰ ہزار دینار اور پانچ صد گھوڑے پھر پانچصد اونٹ پیش کئے۔

(اسد الغابہ جز ثالث ص ۳۱۶)

ایک بار سات سو اونٹوں کا ایک قافلہ غلہ وغیرہ لے کر مدینہ آیا۔ اتنا بڑا تجارتی قافلہ دیکھ کر مدینہ میں ایک شور برپا ہوگیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا "یہ شور کیسا ہے" عرض کی گیا عبدالرحمٰنؓ بن عوف کا سات سو اونٹوں کا قافلہ آیا اور کھانے کی اشیاء لے کر آیا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپؐ فرماتے تھے کہ عبدالرحمٰنؓ بن عوف جنت میں رینگتا ہوا داخل ہوگا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو یہ بات پہونچی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے ماں! میں آپ کو گواہ ٹھہراتا ہوں کہ یہ سارا قافلہ اور سارا غلہ اور سارا باردانہ سب خدا کی راہ میں میں نے دے دیا۔

(اسد الغابہ جلد ۳ ص ۳۱۵ و ص ۳۱۶)

لیکن خدا کی راہ میں دونوں ہاتھوں سے لٹانے والا عبدالرحمٰنؓ بن عوف ایک روز روتے ہوئے افطاری کے لئے بچھائے ہوئے دسترخوان سے اس لئے اٹھ کھڑا ہوا کہ ہائے ہمارے پھل ہیں جلد اس دنیا میں مل گئے۔ آج مجھے اپنے مسلمان بھائی مصعب بن عمیر نظر آتے ہیں جسے احد کے میدان میں پورا کفن بھی میسر نہ تھا۔ (اسد الغابہ جز ثالث ص ۳۱۶)

حضرت سعد بن ابی وقاص کا انفاق فی سبیل اللہ

حضرت سعد بن ابی وقاص ایک بار بیمار ہوگئے انہیں خیال گزرا شاید یہ میرا آخری وقت ہے۔ حضورؐ عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو عرض کی حضورؐ خدا نے مجھے بہت مال دیا ہے۔ اور میری صرف ایک بیٹی ہے۔ میں سارا مال راہ خدا میں دینا چاہتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا نہیں اسکی بھی اجازت نہیں۔ عرض کیا پھر آدھا مال دینے کی اجازت چاہتا ہوں ارشاد ہوا اس کی بھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ عرض کیا پھر تیسرا حصہ قبول فرمائیے فرمایا ہاں اسکی اجازت ہے۔ اور یہ بھی بہت ہے۔ (مسلم کتاب الوصیت)

میں نے چار راشد خلفاء اور دو صحابیوں کی قربانیوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا میں جنت کی خوشخبری دی تھی

سارا مال راہ خدا میں خرچ کرنے والے پہلے خلیفۂ رسول صدیق اکبرؓ بنے۔ آدھا مال دینے والے عمر فاروقؓ دوسرے خلیفہ بنے۔ راہِ خدا میں پورا تجارتی قافلہ دینے والے عثمان غنیؓ تیسرے خلیفہ بنے۔ اور بھوکے پیٹ رہ کر مالی قربانی کرنے والے حضرت علیؓ چوتھے خلیفہ بنے۔ راہِ خدا میں پورا تجارتی قافلہ دینے والے عبدالرحمٰنؓ بن عوف جب فوت ہوئے تو ان کا چھوڑا ہوا سونا کلہاڑیوں سے کاٹ کاٹ کر ورثہ میں تقسیم کیا گیا۔ حتیٰ کہ کلہاڑا چلانے والوں کے ہاتھوں پر چھالے پڑ گئے۔ اور راہِ خدا میں سارے مال کی پیشکش کرنے والے سعد فاتح عراق بنے۔ (باقی)

پاک تبدیلی پیدا کرو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پس بے خوف ہو کر مت رہو۔ استغفار اور دعاؤں میں لگ جاؤ اور ایک پاک تبدیلی پیدا کرو۔ اب غفلت کا وقت نہیں رہا۔ انسان کو نفس جھوٹی تسلی دیتا ہے کہ تیری عمر لمبی ہوگی۔ موت کو قریب سمجھو۔ خدا کا وجود برحق ہے۔ جو ظلم کی راہ سے نفس کے حقوق دوسروں کو دیتا ہے وہ ذلت کی موت دیکھے گا۔" (ملفوظات جلد دوم ص ۲۶۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی میں شامل ہونا ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہے کہ احبابِ جماعت دو ہفتہ سے لے کر چھ ہفتہ تک عرصہ سال بھر میں وقف کیا کریں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب تک کئی ہزار احباب اس تحریک پر لبیک کہہ چکے ہیں۔ مگر ابھی تک بہت سے دوست سستی کر رہے ہیں۔ خلیفۂ وقت کی آواز پر فوراً لبیک کہنا چاہیئے۔

یہ یاد رہے کہ سبھی احباب اس تحریک کے مخاطب ہیں۔ جو بلا تخلف وعدہ کریں گے وہ ایک بہترین موقعہ ضائع کرنے والے ہوں گے۔ وقفِ عارضی اصلاح نفس کا بھی ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ اللہ تعالےٰ احباب کو توفیق بخشے آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ

دعائے نعم البدل

میری ہمشیرہ محترمہ امۃ الحلیم نصرت صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ نعیم الدین صاحب گوجرانوالہ کی بچی اس دنیا میں صرف ۲، گھنٹے سانس لے کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے آمین

نصیر احمد سیال ابن چوہدری بشیر احمد صاحب سیال
رحمت بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

"جب کسی قوم کو اپنی تاریخ بھول جاتی ہے تو غیرت اٹھ جاتی ہے" (حضرت خلیفۃ المسیح الاول)

پاکستان کے خلاف مونٹ بیٹن کی سازش کا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا انکشاف

کشمیر کے بھارت سے الحاق کا مقصد صوبہ سرحد سے ہندوستان کا تعلق قائم کرنا ہے!

برصغیر کے آخری وائسرائے لارڈ مونٹ بیٹن چند روز قبل ہی ایک دھماکے میں اپنے آخری انجام کو پہنچ گئے۔ ان کو آئرلینڈ کے حریت پسندوں یعنی آئرش فوج آزادی نے ایک کشتی میں بم رکھ کر ہلاک کر دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آزادی حاصل کرنے والوں میں سے بالخصوص مسلمانوں سے مونٹ بیٹن کو کچھ پرانی ضد تھی کیونکہ ۱۹۴۷ء میں جب مونٹ بیٹن کے ہاتھوں پاکستان کی آزادی عمل میں آئی تو اس وقت بھی انہوں نے پاکستان کے نوزائیدہ ملک کو بچوکے دینے میں کمی نہیں کی اور آخر کار آزادی کا مطالبہ کرنے والوں کے ہاتھوں ان کا آخری انجام ہوا۔

لارڈ مونٹ بیٹن نے پاکستان کے ساتھ کیا سلوک کیا اس کی یادگار وہ پچاس لاکھ سے زائد کشمیری آج بھی موجود ہیں جو ڈوگرہ سامراج کے ہاتھوں غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔

لارڈ مونٹ بیٹن نے کیا کیا سازشیں کیں اس کا راز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے قیام پاکستان کے وقت ہی طشت از بام کر دیا تھا۔ چنانچہ تاریخ احمدیت کی جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۷ سے "مونٹ بیٹن کی الحاق کشمیر سے متعلق دیرینہ سازش کے انکشاف" کے نام سے حضرت المصلح الموعود کا ایک طویل ارشاد درج ہے جو کہ ہدیۂ قارئین ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"یوں تو مسلمان عام طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ کشمیر کا معاملہ نہایت اہم ہے لیکن اس کی اہمیت کا پورا انکشاف انہیں حاصل نہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کشمیر کا ہندوستان سے الحاق شاید کوئی نیا مسئلہ ہے مگر یہ بات درست نہیں حقیقت یہ ہے کہ کشمیر کے ہندوستان سے الحاق کی داغ بیل بہت عرصہ پہلے پڑ چکی تھی باؤنڈری کے فیصلے سے عرصہ پہلے ہندوستان کی تقسیم کے سوال کا فیصلہ ہوتے ہی لارڈ مونٹ بیٹن کشمیر گئے اور ان کے سفر کا مقصد وحید یہی تھا کہ وہ مہاراجہ کشمیر کو ہندوستان میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ حالات نے ثابت کر دیا ہے کہ لارڈ مونٹ بیٹن کلی طور پر ہندوؤں کی تائید میں رہے اور مسلمانوں کے مفاد کی انہوں نے کبھی پرواہ نہیں کی۔ اگر انہوں نے پاکستان کے بنانے کے حق میں رائے دی تو اس یقین کے ساتھ دی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں پاکستان تباہ ہو کر پھر ہندوستان میں شامل ہو جائے گا اور ان کا سارا زور اسی بات کے لئے خرچ ہوتا رہا۔ جب لارڈ مونٹ بیٹن کشمیر کے راجہ کو نصیحت کرنے کے لئے وہاں گئے تو لازمی بات ہے کہ ان بحثوں میں گورداسپور کے ضلع کا سوال بھی پیدا ہوا ہوگا... پس جب لارڈ مونٹ بیٹن مہاراجہ کشمیر سے ملنے کے لئے گئے اور کانگرس نے مہاراجہ کشمیر پر زور دینا شروع کیا کہ وہ ہندوستان یونین کے ساتھ شامل ہوں تو اس کے معنی یہ تھے کہ انہوں نے گورداسپور اور بٹالہ کو ہندوستان یونین میں شامل کرنے کا پہلے سے فیصلہ کیا ہوا تھا اور جب سر ریڈ کلف نے گورداسپور اور بٹالہ کو خلاف انصاف اور خلاف عقل ہندوستان یونین میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا تو اس کے یہ معنے تھے کہ کشمیر کو ہندوستان یونین میں شامل کرنے کا فیصلہ پہلے سے ہو چکا تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان نتائج کو صحیح تسلیم کرنے کی صورت میں انگلستان کی دو بڑی ہستیوں پر خطرناک الزام عائد ہوتا ہے مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مندرجہ بالا واقعات کی بناء پر اس نتیجہ کے سوا اور کوئی نتیجہ نکل ہی نہیں سکتا۔ اگر یہ بات ممکن تھی اور اگر عقل اور انصاف کا تقاضا یہی تھا کہ گورداسپور اور بٹالہ کی تحصیلیں پاکستان میں شامل ہوں تو سر ریڈ کلف کے ایوارڈ سے پہلے لارڈ مونٹ بیٹن، مسٹر گاندھی اور دوسرے کانگریسی اکابر کا مہاراجہ کشمیر کے پاس جانا اور انہیں ہندوستان یونین میں شامل ہونے کی تحریک کرنا بالکل بے معنی ہو جاتا ہے۔ کیا کوئی عقلمند آدمی اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ لارڈ مونٹ بیٹن، مسٹر گاندھی اور دوسرے کانگریسی اکابر ایک ایسی بات منوانے کے لئے کشمیر گئے تھے جو تحصیل گورداسپور اور تحصیل بٹالہ میں مسلم اکثریت ہونے کی وجہ سے بالکل ناممکن تھی۔ ان کا جانا بتاتا ہے کہ یہ بات پہلے سے طے پا چکی تھی.... اور تحصیل بٹالہ اور تحصیل گورداسپور باوجود مسلم اکثریت کے ہندوستان یونین میں شامل کی جائیں گی اور اگر یہ بات پہلے سے طے کی جا چکی تھی تو سر ریڈ کلف کا ایوارڈ محض ایک دکھاوا تھا ایک طے شدہ بات کے اعلان سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہ تھی.....

بہرحال جیسا کہ ہم ثابت کر چکے ہیں کشمیر کو ہندوستان یونین میں ملا دینے کا فیصلہ برطانوی حکومت کے بعض نمائندے اور کانگرس مشترکہ طور پر پہلے کر چکے تھے اس کے بعد جو کچھ کیا گیا ہے وہ محض دکھاوا اور کھیل ہے مگر بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی

کشمیر کے الحاق کا اصل مقصد؟

کشمیر کو ہندوستان یونین میں ملا دینے کا فیصلہ صرف کشمیر کی خاطر نہیں کیا گیا بلکہ اس لئے کیا گیا ہے کہ صوبہ سرحد کے ساتھ ہندوستان یونین کا تعلق قائم ہو جائے۔ صوبہ سرحد میں سرخپوشوں کے ذریعے سے لاکھوں روپیہ کانگرس سرحد میں تقسیم کر رہی ہے....

اب تین طاقتیں پاکستان کے خلاف صوبہ سرحد میں کام کر رہی ہیں۔ پاکستان کے شمال مغربی سرحدی صوبہ میں سرخپوشوں کی جماعت، آزاد سرحد میں فقیر ایپی کے لوگ اور افغانستان میں وہ پارٹی جو افغانستان کی سرحدوں کو سندھ تک بڑھا دینے کی تائید میں آوازیں اٹھا رہی ہے افغانستان کی فوجی طاقت ہرگز اتنی نہیں کہ وہ پاکستان میں داخل ہو کر سندھ کو فتح کر سکے۔ یہ فریب اسے ہندوستان کے بعض آدمیوں نے دیا ہے اور سکیم یہ ہے کہ خدانخواستہ اگر کشمیر کی آزادی کی تحریک کو کچل دیا جائے اور ہندوستان یونین کا اثر کشمیر کی آخری سرحدوں تک پہنچ جائے تو وہاں سے روپیہ اور اسلحہ شمال مغربی صوبہ میں پھیلایا جائے اور سرحد پار کے قبائل میں پھیلایا جائے۔ اس روپیہ اور اسلحہ کے قبول کرنے کے لئے زمین تیار ہے اور اس اسلحہ اور روپیہ کو پھیلانے کے لئے آدمی بھی میسر ہیں۔ جب سکیم مکمل ہو جائے گی تو ادھر سے سرحد میں بغاوت کرا دی جائے گی۔ ادھر سے فقیر ایپی کے ساتھی سرحدی صوبہ میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے اور تیسری طرف کشمیر کی طرف سے ڈوگرے اور سکھ سپاہی فوج سے چوری بھاگ کر ضلع ہزارہ اور راولپنڈی پر حملے شروع کر دیں گے نتیجہ ظاہر ہے کہ پاکستان کی حالت اگر مشرقی سرحد سے سکھ بھی حملے کرنے شروع کرنے لگ جائیں تو صرف اس مصالحہ کی سی رہ جائے گی جو شامی کباب (سینڈوچ) کے پیٹ میں بھرا ہوا ہوتا ہے اور ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ ایسی خطرناک صورت ہوگی کہ اس سے بچنا نہایت اور نہایت ہی مشکل ہوگا۔ تقسیم پنجاب سے پہلے کی سوچی ہوئی یہ سکیمیں ہیں اور نہایت تیزی کی سی چال کے ساتھ ہوشیاری کے ساتھ اس سکیم کو پورا کیا جا رہا ہے۔

ہم نے وقت پر اپنے اہل وطن کو ہوشیار کر دیا ہے زمانہ بتا دے گا کہ جو باتیں آج عقل کی آنکھوں سے نظر آ رہی ہیں کچھ عرصہ کے بعد واقعات بھی اس کی شہادت دینے لگیں گے۔ ہمارے نزدیک اس کا علاج یقیناً موجود ہے اور حکومت پاکستان اب بھی اپنی مات کو جیت میں تبدیل کر سکتی ہے۔ اب بھی وہ ان منصوبوں کے بداثرات سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ کیا کسی کے کان ہیں کہ وہ سنے کیا... کسی کی آنکھیں ہیں کہ وہ دیکھے۔ کوئی دل گردے والا انسان ہے جو ہمت کر کے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔"

(الفضل ۷ نبوت (نومبر) ۱۹۴۷ء)

سیدنا حضرت المصلح الموعود کے یہ الفاظ سیاسی بصیرت کا ایک ایسا تابناک نظارہ ہیں کہ آج بھی اطراف میں دیکھنے پر نگاہیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔

(مرتب: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

دفتر الفضل سے

خط و کتابت کرتے وقت
اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے!
(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ حلقہ شکر گڑھ کا تربیتی اجتماع

جماعت احمدیہ حلقہ شکر گڑھ کا تربیتی و تبلیغی اجتماع بتاریخ سات جولائی بستان افغاناں میں بر مکان محمد یعقوب خان صاحب منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر کثیر تعداد میں احباب جماعت و غیراز جماعت دوستوں نے شرکت کی۔ اس اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم امیر صاحب ضلع سیالکوٹ تلاوت قرآن کریم اور نظم در مدح رسول کریم کے ساتھ شروع ہوئی۔ اس موقع پر مکرم سید عزیز احمد صاحب نے جماعت کی تبلیغی مساعی، مکرم نصر اللہ صاحب ناصر نے "ہمارے عقائد"۔ مکرم محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ گوجرانوالہ نے ظہور مہدی اور خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسولؐ کے مواضیع پر تقاریر کیں۔ جلسہ کی ابتداء میں مکرم جناب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد مولانا عبد المالک خان صاحب نے ختم نبوت کی حقیقت کے موضوع پر خطاب فرمایا اور جلسہ کے آخر میں دجّال کی حقیقت کے موضوع پر ہر دو تقاریر نہایت ہی دلچسپ اور مدلل تھیں۔ حاضرین نے نہایت ہی بشاشت اور دلجمعی کے ساتھ جملہ کارروائی کو سنا۔ اجلاس کی کارروائی ۱۱ بجے شروع ہو کر ½۳ بجے ختم ہوئی۔ بعد ازاں سوال و جواب کی دلچسپ محفل بھی منعقد ہوئی۔ جماعت احمدیہ بستان افغاناں نے اس موقع پر جملہ حاضرین کی خدمت میں دوپہر کا کھانا بھی پیش کیا۔ جملہ انتظامات کے سلسلہ میں مکرم مقبول خان صاحب امیر حلقہ شکر گڑھ اور برادرم محمد یعقوب صاحب کی مساعی خاص طور پر قابلِ شکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ہر دو تقاریب کے خوش کن نتائج مرتب فرمائے اور احباب جماعت کو بڑھ چڑھ کر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔

(بشارت احمد محمود ۔ مربی حلقہ نارووال)

دعائے مغفرت

۱۔ ۱۷ ر اگست کی شام کو ۸ بج کر بیس منٹ پر میرے بڑے بھائی محترم چوہدری غلام مصطفیٰ خان صاحب چک ۸۸ ۔ ج ۔ ب ضلع فیصل آباد اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۶۷ سال تھی۔ رمضان المبارک کے ۲۳ روزے رکھے۔ وفات کے روز بھی روزہ رکھا ہوا تھا اور مقامی مسجد میں معتکف تھے نماز عشاء و تراویح کی تیاری کے سلسلہ میں وضو کر رہے تھے کہ دورانِ وضو دل کا دورہ پڑ جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں ۱۸ ر اگست کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی برکت علی صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۸۸ ۔ ج ۔ ب ضلع فیصل آباد نے دعا کرائی۔ مرحوم نے تین لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ دو لڑکے اور ایک لڑکی شادی شدہ ہیں۔ بڑے لڑکے رانا محمد ارشد خان صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر ایف ڈی اے [illegible] میں ہیں اور فیصل آباد میں مقیم ہیں۔ دوسرے دو لڑکے جرمنی میں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(محمد صادق خان ۱۲/ دار العلوم شرقی ۔ ربوہ)

میرے ماموں محترم عبد الرحیم صاحب ولد کرم بخش صاحب مہاجر چٹاں ضلع لدھیانہ (بھارت) حال مقیم موضع دیلہ ڈاکخانہ چک ضلع فیصل آباد ۲۰ جولائی کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موضع دیلہ میں ایک ہی گھر احمدیوں کا تھا اس لئے نماز جنازہ میں صرف چند آدمی شریک ہوئے جو موضع ادھر ادھر سے نماز جنازہ ادا کرنے کی غرض سے آئے تھے۔ اس لئے مؤدبانہ درخواست ہے کہ ان کی نماز جنازہ غائب ادا کی جائے۔ نیز احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

سارہ بی بی بیوہ محمد ابراہیم صاحب احمدی
چک ۲۷۵ ۔ رب برار جالندھر ضلع فیصل آباد

وقفِ عارضی کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"تحریک وقف عارضی دراصل اصلاح نفس کے لئے، اپنے محاسبہ کے لئے اور دوسروں کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے جاری کی گئی تھی اور تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کی عملی تفسیر کی شکل میں اسے جاری کیا گیا تھا بڑا اچھا کام ہوا ہے ... لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے ہماری ذمہ داری ایک قائم رہنے والے اور وسعت اختیار کرنے والے تسلسل کو چاہتی ہے اس ذمہ داری میں عملاً ایک وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ شروع میں جس وقت کسی زمانہ میں ایک ہزار آدمی تھا تو ایک ہزار آدمی کو سنبھالنے کی ذمہ داری تھی اور جس وقت وہ ایک کروڑ کے قریب پہنچ رہا ہے تو ایک کروڑ آدمی کو سنبھالنے کی ذمہ داری ہے۔ اس حرکت میں شدت پیدا ہو رہی ہے اور خدا کے فضل سے کامیابی ہو رہی ہے اور نظر آتا ہے کہ ہم اپنے مقصد کے بہت قریب آتے جا رہے ہیں۔ وہ وسعت ہماری ذمہ داریوں کو بہت بڑھا رہی ہے اور یہ ذمہ داری انسانوں کے کندھوں پر ان انسانوں کے کندھوں پر جنہوں نے خود کو مہدی علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بشارتیں تھیں کہ اسلام اس زمانہ میں غالب آئے گا، مہدی علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہو کر یہ عہد کیا ہے کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے قربانیاں دیں گے اور اللہ کا فضل ہے کہ جماعت کا ایک بڑا حصہ ہر لحاظ سے قربانیاں دے رہا ہے ... وقف عارضی کے وعدے آ رہے ہیں لیکن اس تعداد میں نہیں آ رہے جس تعداد میں آنے چاہئیں۔ دوست اس طرف توجہ دیں۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲ ر فروری ۱۹۷۷ء)

احباب جماعت اپنا عہد پورا کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تحریک وقف عارضی میں نام پیش کریں اور صدر صاحبان سال رواں کے لئے اپنا مقررہ حصہ پورا کرنے کی خاطر فارم وقف عارضی پُر کرانے کے بعد نظارت ہذا میں بھجوانے کی سعی فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

قراردادِ تعزیت

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ حضرت سیدہ زہرہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت حافظ سید عزیز اللہ شاہ صاحبؓ (مرحوم) کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔

مرحومہ بڑی دعا گو، خوش اخلاق، مہمان نواز اور سلیقہ شعار خاتون تھیں۔ آپ کو حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی خوشدامن ہونے کا شرف حاصل تھا۔ ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ تہ دل سے دعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پہ جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔ اور تینوں صاحبزادگان یعنی محترم سید کلیم اللہ شاہ صاحب، محترم سید نعیم شاہ صاحب و محترم سید نسیم شاہ صاحب اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم محترم حضرت مصلح موعودؓ و محترمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

شریک غم

(صدر لجنہ گوجرانوالہ (ایم صادقہ میر) مع ممبرات مجلس عاملہ و ممبرات لجنہ گوجرانوالہ

درخواست دعا

خاکسار عرصہ ایک سال سے بے روزگار ہے اور گھریلو مسائل کا شکار بھی۔ عید الفطر کے بعد یورپ جانے کا پروگرام تھا لیکن عید سے دو روز قبل اچانک کمر میں شدید درد کی شکایت ہو گئی جس کے باعث بستر سے اٹھنا بھی محال ہے۔ جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ مولا کریم مجھے جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے، میری جملہ پریشانیاں دور فرمائے اور روزگار کے مواقع فراہم کرے۔ (جمیل احمد جاوید ملتان چھاؤنی (حال کراچی))

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میجر انصر احمد کی وفات

عزیزم مکرم میجر انصر احمد سلمۂ کی وفات جس دُکھ سے ہوئی اور جس کو سُنکر دل تڑپ اُٹھا وہ مجھ جیسے عاجز شخص کے لئے ناقابلِ بیان ہے۔

مَیں ۲۹ر اگست کو صبح جہلم سے لاہور گیا اور سرکاری کام سے فراغت کے بعد تقریباً چار بجے شام سی۔ ایم۔ ایچ پہنچا اور اُس کمرے کی طرف گیا جو مجھ کو بتایا گیا تھا۔ وارڈ میں پہنچ کر وارڈ انچارج سے اجازت چاہی کہ مَیں میجر انصر احمد کو دیکھنا چاہتا ہوں وارڈ انچارج نے یکدم یہ ایک فقرہ کہہ دیا کہ "سروہ تو آج صبح EXPIRE ہو گئے"! بے ساختہ میرے مُنہ سے نکلا کہ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ اور مَیں کچھ دیر کے لئے دُنیا و مافیہا سے بے خبر ہو گیا، پاؤں لڑکھڑا گئے، قریب تھا کہ مَیں اپنے جسم کو دیوار کے ساتھ لگا دوں مگر معاً خیال آیا کہ یہ کمزوریٔ ایمان کی علامت ہے اور حضرت اقدس سیّدنا مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر زبان پہ خود بخود آ گیا ؎

اِک نہ اِک دن پیش ہوگا تُو خدا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے

اور یہ

ہر کوئی مجبور ہے حکمِ خدا کے سامنے

ہسپتال سے واپس ہؤا عزیزم انصر احمد کی رہائش گاہ نہ مل سکی اور سوگوار دل کے ساتھ واپس جہلم آ گیا۔

اگر ۳۰ر اگست کو میرے پاس اہم مقدمات نہ ہوتے تو مَیں سیدھا ربوہ پہنچ جاتا مگر ۱۵ر ستمبر تک میرے پاس مقدمات کی بھرمار ہے اور تاریخیں دی ہوئی ہیں جن میں وکلاء صاحبان نے لاہور اور پنڈی سے آنا ہے۔ اس مجبوری میں رہا اور دل پر جبر کرکے بیٹھ رہا، مگر چین و قرار کس کو اور کیسے آتا، عزیزم انصر احمد سلمۂ کے والد کیپٹن اکمل صاحب میرے بہت مخلص دوستوں میں سے تھے اور ۱۹۶۵ء کی جنگ میں جب مَیں کوہاٹ متعیّن تھا وہ میرے پاس ٹھہرے تھے اور وہ دن اُن کے ساتھ خوب گزرے تھے، تمام نقشہ آنکھوں کے سامنے گھوم رہا ہے، پھر یہ پیارا بچّہ بہت نیک اور ہمّت و عزم کا مالک، اخلاق و کردار کی ایک خوبصورت مثال، اپنے والد کی جیتی جاگتی نشانی بھی اپنے حقیقی آقا کے پاس پہنچ گیا، انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

اِس وقت میری زبان پر محترم عبدالمنان صاحب ناہید کے یہ چند شعر ہیں جو انہوں نے بڑے درد سے کہے تھے۔ مَیں ان کو دُہرا رہا ہوں، آپ سب بھی دُہرا لیجئے ؎

زندگی کی گہما گہمی میں بھی سو جاتے ہیں لوگ
چلتے چلتے وسعتِ ماضی میں کھو جاتے ہیں لوگ
دِلرُبا، شعلہ نوا، شیریں زباں، جادو بیاں
ہنستے گاتے کس لئے خاموش ہو جاتے ہیں لوگ

ٹُوٹ جاتی ہے بھری محفل میں مینائے حیات
قہقہوں کے تار میں آنسو پرو جاتے ہیں لوگ
آنکھ کی پُتلی میں رستے بستے ہو جاتے ہیں گم
جاتے جاتے اپنے نقشِ پا بھی دھو جاتے ہیں لوگ

دِل تڑپ اُٹھتا ہے جب آتا ہے یادوں کا ہجوم
پیار کی کھیتی میں غم کے بیج بو جاتے ہیں لوگ

احبابِ جماعت سے اور بزرگانِ سلسلہ عالیہ سے مؤدبانہ اور عاجزانہ التماس ہے کہ دعا فرماویں کہ میجر انصر احمد سلمۂ کی دُکھی والدہ، بہن بھائی اور ان کی بیوی جس کی شادی کو ابھی پورا سال بھی نہ گزرا تھا اور جن کو اللہ تعالیٰ نے عین اُس وقت اولاد سے نوازا جب میجر انصر احمد ہسپتال میں زیرِ علاج اور موت و زیست کی کشمکش میں تھے، خدا تعالیٰ اِن سب پر اپنے خاص فضل فرمائے اور ان سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور خود ہی وہ ان کا حافظ و ناصر اور ہر طرح وکیل و کفیل ہو۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین۔

(احقر۔ سیّد احتجاج علی زبیری ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر۔ جہلم)

دُعائے مغفرت

۱۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد طفیل صاحب کاہلوں آف دولم کاہلوں ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲۳ر اگست ۱۹۷۹ء کو بقضائے الٰہی المقام نوشہرہ چھاؤنی وفات پا گئیں، انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا جنازہ ان کے فرزند عزیزم میجر محمد افضل طفیل صاحب نوشہرہ سے ربوہ لائے۔

مرحومہ مخلص احمدی خاتون اور موصیہ تھیں، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۴ر اگست کو بعد نماز مغرب نمازِ جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امورِ عامہ نے قبر تیار ہونے پر دعا کرائی۔

مرحومہ نے چار بیٹے اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(محمد سلطان اکبر صدر شعبہ عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

۲۔ خاکسار کی جواں سال بیٹی عزیزہ زینت قریباً سوا مہینہ بیمار رہنے کے بعد ۲۸ر اگست ۱۹۷۹ء کو گیارہ بجے دن سول ہسپتال سکھر میں وفات پا گئی، انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

جملہ واجب الاحترام بھائیوں اور بزرگوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ میری پیاری بیٹی کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

۱۹۷۷ء میں عاجز کا نوجوان بیٹا فوت ہؤا۔ ۱۹۷۸ء میں بیوی نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور اب ۱۹۷۹ء میں بیٹی چلی گئی۔ مَیں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوں اور احباب کی دعاؤں کا محتاج۔

خاکسار قریشی عبدالرحمٰن امیر جماعت ہائے احمدیہ اضلاع سکھر و جیکب آباد سندھ

۳۔ عزیزم محمد ارشد ابن مستری محمد حیات صاحب مانگٹ اونچا ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۲۲ر اگست بروز بدھ قبل از نماز فجر بیس سال کی عمر میں اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے وفات پا گئے، انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحوم والدین کے اکلوتے بیٹے تھے اور کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ حال ہی میں مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی کے علاج سے کچھ آرام آیا تھا۔ آخری رات ٹھیک ٹھاک سوئے مگر صبح جب والدہ نے جگایا تو محمد ارشد ابدی نیند سو چکا تھا۔ مرحوم نہایت صاف گو، ملنسار اور پابندِ صلوٰۃ تھے۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں خدا تعالیٰ اس کے والدین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔

(خاکسار ڈاکٹر نصیر احمد تنویر آف مانگٹ اونچا حال ساجد ہسپتال ربوہ)

درخواستِ دعا

۱۔ مکرم علی انور صاحب ابڑو آف لاڑکانہ سندھ کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق اب اپنے علاج کے لئے امریکہ گئے ہوئے ہیں۔ احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا سفر کامل صحتیابی کا موجب بنائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(خواجہ عبدالمومن۔ مومن کلاتھ ہاؤس ربوہ)

۲۔ مکرم عبدالکریم صاحب خالد آف گوجرہ ضلع فیصل آباد کا کندھا اُتر گیا تھا اب کندھے کو چڑھا کر پلستر لگا دیا گیا ہے اس لئے درد میں بھی افاقہ ہے۔ دوستوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ انکی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(حبیب احمد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ چک ۱۹۲ ر۔ب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وقت اسلام کو آپ کی ضرورت ہے: احمدی ڈاکٹروں سے اپیل

افریقہ اور ایشیا کے دُکھی انسان آپ کی راہ تک رہے ہیں

بھائیو اور بہنو! آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو خدا نے علم کی دولت سے نوازا ہے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہے کیونکہ آپ جس جگہ بھی ہیں مخلوقِ خدا کی خدمت میں مصروف ہیں اور اپنے علم کو مزید وسعت دینے کے لئے کوشاں ہیں۔

لیکن اس وقت اسلام کو آپ کی خدمات کی ضرورت ہے۔ محروم انسانیت آپ کو با آواز بلند پکار رہی ہے۔ افریقہ کے معصوم اور دُکھی انسان جو ہر قسم کے علاج سے محروم ہیں آپ کے منتظر ہیں۔ ایشیا کے غریب عوام آپ کی راہ تک رہے ہیں۔ امامِ وقت آپ کو بُلا رہے ہیں۔

آئیں اور آکر اُس کام کو شروع کر دیں جس کو کرنے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے۔ یہ کام آپ کی محنت، آپ کے خلوص اور محبت، آپ کی دعاؤں اور انسانیت سے آپ کی ہمدردی (جو آپ میں بدرجہ اتم موجود ہے) کا طلبگار ہے۔

آگے بڑھیں اور جوق در جوق اپنی خدمات کو خدا کی خاطر خلیفۂ وقت کے ہاتھوں میں ڈال دیں۔ آپ کی دُنیا بھی پہلے سے بہتر ہو جائے گی اور آپ کا دین بھی پہلے سے بہتر ہو جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ایک بھی ایسا نہ ہو جو اس ضرورت کے وقت پر اپنی خدمات کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے والا نہ ہو۔

پھر جس کو وہ مناسب خیال فرمائیں اور جس پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے اور اپنے کام کے لئے منتخب کر لے کیونکہ خدمتِ اسلام کرنا اور ضرورت کے وقت امامِ وقت کی آواز پر لبیک کہنا انتہائی خوش نصیبی ہے۔

آپ اپنے مکمل کوائف یعنی نام۔ پتہ۔ عمر۔ ایم بی بی ایس کرنے کی تاریخ۔ میڈیکل کالج کا نام۔ ڈگری حاصل کرنے کے بعد کے کام کی تفصیلات اور موجودہ کام۔ SPECIALIZATION کی تفصیلات۔ اپنا خاندان رشادی شدہ یا غیر شادی شدہ اور بچوں کی تعداد وغیرہ سے مطلع فرمائیں۔ اس کے علاوہ افریقہ یا ایشیا یا دُنیا کے کسی اور پس ماندہ علاقے میں کام کرنے کیلئے رضامندی تحریر فرما کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں براہِ راست یا خاکسار کی وساطت سے ارسال فرما دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار ڈاکٹر لطیف احمد قریشی

ایم بی بی ایس۔ ایم آر سی پی (ایڈنبرا) ڈی سی ایم (لندن)

کنسلٹنٹ فزیشن فضل عمر ہسپتال ربوہ و سیکرٹری ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن

ڈرائیور کی ضرورت

نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کو اپنی جیپ کے لئے ایک محنتی، مخلص اور لائسنس یافتہ ڈرائیور کی ضرورت ہے جس کو انجمن کے قواعد کے مطابق تنخواہ، مہنگائی الاؤنس اور ٹی۔ اے کے علاوہ -/۱۰۰ روپے ماہانہ ڈرائیونگ الاؤنس بھی دیا جاوے گا۔ ضرورت مند اپنے امیر یا صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۷-۸-۷۹ کو بر مکان مرزا محمد اکرم صاحب زیل پاک کالونی حیدرآباد مکرم مرزا ظفر احمد صاحب ابن مرزا شریف احمد صاحب جیکب آباد کا اعلان نکاح خاکسار نے امۃ الحفیظ بیگم بنت مرزا محمد یوسف صاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور انڈیا (حال حیدرآباد) کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ دوست دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

عبدالغفار

امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد

ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

خصوصی طور پر وٹامن ای اور پروپالس کی خصوصیات کا ذکر فرمایا۔ اس کے علاوہ بعض پُرانی ادویات کا ذکر بھی فرمایا کہ ان پر ریسرچ کی ضرورت ہے۔ میڈیکل ایسوسی ایشن کو حضور نے ذمہ دار بنایا کہ اس کام کو کرنے کے لئے ایک منظم طریق سے کوشش کی جائے۔ باہر کے ممالک میں شائع ہونے والے رسالے اور لٹریچر حاصل کیا جائے اور اپنے ممبران کو ان سے باخبر رکھا جائے اور ان سے فائدہ اُٹھایا جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے امام ایدہ اللہ کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ایدہ اللہ کی نگرانی میں مخلوقِ خدا کی خدمت کا موقع عنایت فرمائے اور ہمارے کام میں برکت ڈالے۔ آمین۔

درخواست دعا

میرے دوست مسعود احمد طاہر کارکن وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ چند دنوں بیمار رہنے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد گھر واپس آ گئے ہیں۔ طبیعت قدرے بہتر ہے۔ احباب جماعت شفائے کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(منیر احمد محلہ دارالنصر غربی۔ ربوہ)

دینی نصاب

برائے امیدواران کارکنیت صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ میں کارکنان درجہ اوّل اور درجہ دوم کی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے امیدواران کا امتحان لیا جاتا ہے اور کامیاب ہونے والے امیدواروں میں سے ہی حسب ضرورت کارکن لئے جاتے ہیں۔ دینی معلومات کا جو امتحان ہوتا ہے اس کا نصاب ذیل میں درج ہے تاکہ جب امتحان ہو تو امیدوار پوری تیاری کر کے آئیں:

(۱) پانچ ارکانِ اسلام۔ نماز باترجمہ۔ جنازہ کی دعا۔
(۲) قرآن مجید ناظرہ مکمل۔ پہلے دو پارے باترجمہ۔
(۳) پانچ حدیثیں معہ ترجمہ۔
(۴) کشتی نوح۔ برکات الدعا۔
(۵) مضمون:- (ا) وفاتِ مسیح۔ (ب) ظہورِ مسیح کے نشان۔ (ج) جماعت احمدیہ کے عقائد۔

خاکسار ظہور احمد

ناظر دیوان و صدر کمیشن برائے امتحان امیدواران کارکنیت صدر انجمن احمدیہ

تصحیح الفضل مجریہ ۲ ستمبر ۱۹۷۹ء کے صفحہ ۵ "شادی کی مبارک تقریب" کے زیر عنوان چھٹی سطر میں سہواً دعوت ولیمہ کی تاریخ ۳۱ راگست لکھی گئی ہے جو درست نہیں۔ ولیمہ کی دعوت کا اہتمام ۳۰ راگست کو کیا گیا تھا۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ

احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) انصے مارکیٹ ربوہ۔ فون ۱۳۵